سوال: حدیث 'یُدْفَنُ مَعِیْ فِیْ قَبْرِیْ' کی تشریح؟

جواب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) : یہ جو فرمایا، ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس کے الفاظ جہاں تک میرا تأثّر ہے وہ درست نہیں ہیں۔ لیکن بہرحال اِس مضمون کی ایک حدیث ہے اِس لئے میں اِس کا ذکر ضرور کروں گا۔ احادیثِ نبویّہ کے متعلق یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ اگر کوئی مضمون یاد ہو تو انسان اِس احتیاط سے کہے کہ 'مجھے یاد ہے اِس قسم کا مضمون ہے'، مگر الفاظ منسوب نہ کرے رسول کریم ﷺ کی طرف جب تک یقین نہ ہو کیونکہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں: 'جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہ کہی ہو، وہ جہنّم میں اپنا گھر بناتا ہے'۔ اِس لئے کہ بہت بڑی ذمہ داری، بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو ہم کہیں گے، کوئی نا مانے فرق نہیں پڑتا، اگر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیں تو اگلا سر جھُکا دیتا ہے تو اِس لئے ہدایت پھیلانے اور ہدایت کے نام پر ظلم پھیلانے کا رستہ کھل جائے گا اگر جھوٹی باتیں آپ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیں۔ عمداً تو ایسا نہیں کیا گیا مگر بے احتیاطی کچھ ہے الفاظ میں۔

اصل بنیادی نکتہ یہ ہے کہ قیامت کے دن میں اور امام مہدی ایک ہی قبر سے اُٹھائے جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے اِس قسم کی کوئی بات فرمائی ہے، الفاظ جو بھی ہوں۔ سوال یہ ہے یہ حدیث خود واضح کر رہی ہے کہ اِس کا کیا مفہوم ہے۔ امام مہدی کے متعلق ایک اور حدیث بھی ہے کہ اُس کی ماں کا وہی نام ہوگا، اُس کے باپ کا وہی نام ہوگا جو میری ماں اور میرے باپ کا ہے اور اُس کا نام وہی ہوگا جو میرا نام ہے۔ اور اگر یہ حدیث، جو بھی اِس کے الفاظ ہوں، یہ بھی بیان فرمایا ہو کہ قیامت کے دن ہم ایک ہی قبر سے اُٹھائے جائیں گے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ تمثیلی کلام ہے۔ کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی قبر کو کوئی اُکھیڑنے کی جرأت کر سکے، خواہ مادی ہو یا کسی قسم کا کوئی وجود ہو، اُس کو اُس قبر میں دفن کرنے کے لئے کوئی مسلمان برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر اُکھیڑی جائے، اور اگر کوئی کہے کہ میں مہدی ہوں تو وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں اگلے کہ جب تک دفن نہیں ہو گے ہمیں کیا پتہ کہ تُم مہدی ہو کہ نہیں اور جب بغیر مانے مر جائے تو اُس کو کون اُکھیڑ کر وہاں دفن کرنے کی اجازت دے گا، ویسے ہی غیرت اجازت نہیں دیتی۔ تو اِس طرزِ کلام نے بتا دیا کہ کوئی تمثیلی کلام ہے، کوئی پیغام دیا جا رہا ہے جس طرح بعض دفعہ بلکہ بسا اوقات انبیاء اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں تا کہ آپ کی فہم تیز ہو اور غور کریں اور اِن مثالوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ وہ بات بڑی واضح ہے، بات یہ ہے کہ آغاز ایک ہونا اور انجام ایک ہونا یہ بتاتا ہے کہ وہ اُسی طرح صاف اور سچّا ہے اور میرا کامل مُطیع ہے جس طرح ایک کامل مُطیع کا حق ہے کہ وہ فرمانبرداری کرے۔ ماں باپ ایک ہوں، کہا جائے کہ جیسے میری ماں ویسے اُس کی ماں، جیسے میرا باپ ویسے اُس کا باپ، جیسا میرا نام ویسے اُس کا نام، اِن معنوں میں ہے یہ عربی، مراد یہ ہے کہ تُم اُس کے اصل پر حملہ نہ کرنا اور طعن و تشنیع نہ دینا ورنہ یہ گالیاں مجھے پہنچیں گی کیوں کہ میرا غلام بن کے وہ آیا ہے اُسی طرح اُس کے انجام پہ کوئی حملہ نہ کرنا کیونکہ قبر ایک ہونا ایک انجام کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اِسی محاورے میں بولا جاتا ہے کہتے ہیں 'تم نے اپنی قبر میں پڑنا ہے میری قبر میں تو نہیں پڑنا'، مراد یہ ہے کہ ایک انجام ہوگا۔ اِس حدیث کے اِس معنی کے سوا دوسرا معنیٰ کیا جا ہی نہیں سکتا، عقل کے بھی خلاف ہے اور مومن کی غیرت کے بھی خلاف ہے۔